الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی متعدد آیات میں اللہ تعالی نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا اگر کسی کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے مخالف ہوگی تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے آگے کسی کی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (59

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

اور فرمایا:

(وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر: 7).

اور رسول تمھیں جو کچھ دے تو وہ لے لو اور جس سے تمھیں روک دے تو رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

اور فرمایا:

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا (الأحزاب: 36).

اور کبھی بھی نہ کسی مومن مرد کا حق ہے اور نہ کسی مومن عورت کا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں کہ ان کے لیے ان کے معاملے میں اختیار ہو اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے سو یقیناً وہ گمراہ ہو گیا، واضح گمراہ ہونا۔

اور فرمایا:

(اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (الأعراف: 3).

اس کے پیچھے چلو جو تمھاری طرف تمھارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور اس کے سوا اور دوستوں کے پیچھے مت چلو۔ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔

اور فرمایا:

(فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور: 63).

سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ آ پہنچے، یا انہیں دردناک عذاب آ پہنچے۔

1. اللہ تعالی کی اطاعت کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کی اطاعت کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اطاعت ہے۔

2. سنت کی اطاعت بھی در حقیقت اللہ تعالی کی ہی اطاعت ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی قرآن مجید کی طرح وحی ہے، تو جیسے قرآن کی اطاعت کرنا ضروری ہے ویسے ہی سنت رسول کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

(مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء: 80

جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ تعالی کی فرماں برداری کی اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر کوئی نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اور فرمایا:

(وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم: 3-4

اورنہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ وہ توصرف وحی ہے جونازل کی جاتی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي (صحيح البخاري، الأحكام : 7137

جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔

1. ہم تمام آئمہ کرام کا احترام کرتے ہیں، چاہے وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ہوں یا امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ ہوں یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عالم دین جو سلف صالحین کے منہج کو اختیار کرنے والا ہو ہمارے ہاں قابل قدر ہے، لیکن ہم کسی ایک کی اندھی تقلید کو جائز نہیں سمجھتے ہیں بلکہ کسی بھی امام کی بات اگر حدیث کے موافق ہے تو ہم اس کو بخوشی تسلیم کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں لیکن اگر کسی امام کا قول واضح اور صحیح حدیث کے خلاف ہو تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب سمجھتے ہیں کیونکہ ہمیں قرآن وحدیث کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی کی پیروی میں ہی دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

1. ہم قیاس کو بھی معتبر دلیل مانتے ہیں، بلکہ بہت سے شرعی احکامات کی دلیل قیاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کئی ایک مواقع پر قیاس کیا ہے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی قیاس کیا کرتے تھے
۔

2. صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اقوال بھی ہمارے ہاں حجت ہیں، ان سے بڑھ کر شریعت کا فہم کن کو ہو سکتا ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ان کے سامنے قرآن نازل ہوتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے سامنے شریعت کے احکامات دیا کرتے تھے، وہ عربی زبان کے ماہر تھے، اس لیے ہمارے ہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے قرآن وسنت کے فہم کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

والله أعلم بالصواب.